Majallah-yi Talim o Tahqiq

مجلہ تعلیم و تحقیق

Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan

مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان

ISSN (P): 2618-1355, **ISSN (Online):** 2618-1363

Issue 3,Vol 4,July-September,2022

شمارہ۳، جلد۴، جولائی — ستمبر ،۲۰۲۲

فتح الملہم میں کلامی مباحث کا اسلوب؛ تجزیاتی مطالعہ

Methodology of Fath-Ul-Mulhim in Scholastic Debates: An analytical study

ڈاکٹر ثمینہ سعدیہ [1]

ماہ نور سیف [2]

Keywords:

Fath ul Mulhim, Molana Shabir Ahmad Uthmani, Theological Concepts, Hadith, islamicTheological Concepts Ilm-al-kalam

Abstract:

This article provides an overview of theological concepts and their way of description in explanatory Hadith book *Fath-Ul-Mulhim*. *Fath-UL-Mulhim* is written by *Molana Shabir Ahmad Uthmani*. It is explanation of *Sahi Muslim*. The book covers many topics releated Fiqh, Hadith, Hadith sciences, and theology. Theology is the study of the nature of God and religious belief. *Ilm al-kalam* literally Science of discourse usually foreshortened to kalam and sometimes called "*Islamic scholastic theology*" or "*speculative theology*" established to defend the Islamic faith against doubters and detractors. This paper provides a critical review about the writing style of Islamic theological concepts in *Fath-UL-Mulhim*. There are debates against *kharijites, Mu'tazila, Jahmiyyah, Qadariyyah, Murji'ah, Atheists. Ash'ari and Maturidi* school of thoughts are also discussed. The study of Theological concepts is necessary for scholars so they interpret the true meanings of creed and save it from blending other philosophical concepts. Critical study of different sects is usefull from book Fath -Ul-Mulhim because Molana Shabir Ahmad Usmani put forward arguments from Quran, Hadith, Salf Salehin, and also presents rational arguments.

[1] اسسٹنٹ پروفیسر شیخ زید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور

[2] ایم فل سکالر شیخ زید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور

مذہب دو چیزوں سے مرکب ہے عقائد واحکام۔ اسلام کے ابتدائی دور میں نبی کریم ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہونے والے کسی بیرونی فلسفے اور اصول سے متاثر نہ ہوتے تھے۔ ان کے ایمان و عقائد نہایت پختہ تھے اور وہ عمل کے لئے عقلی مباحث میں پڑنے کی بجائے یہ دیکھتے تھے کہ خالقِ حقیقی کی طرف سے ملے حکم کی بدرجہ اتم اطاعت کس طرح کی جائے۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ عجمی قوموں کے قبول اسلام سے حالات تبدیل ہوئے، عجمی اقوام کامزاج کچھ ایسا تھا کہ وہ عقائد کے متعلق بہت سے سوالات اٹھاتے۔ اپنے قدیم مذہب کے کچھ عقائد کو اسلام کا رنگ چڑھانے کی کوشش کرتے۔ اختلاف عقائد کا ایک بڑا سبب نقل و عقل کا اختلاف بھی تھا، بہت سے لوگ ہر بات میں عقل کو ترجیح دیتے اور عقلی توجیہ کو ضروری سمجھتے۔ عقائد کے متعلق ان اختلافات کو عقلی بنیادوں پر زیرِ بحث لانا ہی علم الکلام کا حصہ ہے۔ متکلمین وفقہاء کے نزدیک عقائد کا علم بنیادی اہمیت کا حامل ہے اور اسی کی بنیاد پر اعمال کا انحصار ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک عقائد کا علم فقہ اکبر شمار ہوتا ہے اور ان کا پہچاننا انسان پر واجب ہے[3]۔ یہی وجہ ہے کہ شروحات حدیث میں عقائد کو بہت گہرائی سے بیان کیا گیا ہے۔

صحیح مسلم کا شمار حدیث کی مستند اور مایہ ناز کتب میں ہوتا ہے۔ محدثین نے اردو، عربی میں اس کی بہت سی شروحات لکھی ہیں۔ المعلم فی شرح صحیح مسلم ابو عبداللہ محمد بن علی المازری، قاضی عیاض بن موسیٰ یحصبی کی اکمال المعلم فی شرح صحیح مسلم، ابوالعباس احمد بن عمر القرطبیؒ کی المفهم لما اشکل من تلخیص کتاب "مسلم"، ابوزکریا النووی کی المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن حجاج، ابن خطابی کی الاعلام و معالم السنن شامل ہیں۔ ابو عبداللہ محمد بن خلیفہ کی اکمال اکمال المعلم اور مکمل اکمال الاکمال ابو عبداللہ محمد بن السنوسی کی کتب بھی شامل ہیں۔

صحیح مسلم کی ان تمام شروحات میں عقائد سے متعلق کلامی مباحث ملتے ہیں۔ فتح الملہم صحیح مسلم کی ایک عمدہ شرح ہے جسے علامہ شبیر احمد عثمانی نے تصنیف کیا ہے، یہ شرح عربی زبان میں لکھی گئی ہے، حنفی مسلک میں صحیح مسلم کی یہ پہلی شرح ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی نے چودھویں صدی کے وسط میں صحیح مسلم کی شرح فتح الملہم لکھنے کا آغاز کیا۔ شرح مکمل ہونے سے پہلے ہی آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کتاب النکاح تک شرح مکمل کر پائے تھے۔ تقریبا پچاس سال کا عرصہ گزر گیا یہاں تک کہ مفتی تقی عثمانی صاحب کو اللہ نے اس کام کی تکمیل کے لئے منتخب فرمایا۔ مولانا انور شاہ کشمیری شرح کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں۔ مذکورہ شرح (فتح الملہم) حسبِ ذیل امور پر مشتمل ہے۔ حدیث کے ان مشکل مضامین کی وضاحت اس شرح میں کی گئی ہے جو اللہ کی ذات وصفات اور دوسرے خدائی افعال یا دقیق حقیقتیں جو انسانی عقلوں سے بلند ہیں حدیث میں وارد ہوئی ہیں، ہر مسئلہ اور مضمون میں علماء کرام کے منتخب اقوال کو نقل کیا گیا ہے۔ دقیق اور مشکل مسائل کو مثالوں اور نظیروں سے کہ اس سے بہتر نہیں ہو سکتیں سمجھایا گیا ہے۔[4] اس شرح میں احادیث کی تشریح کے ذیل میں متعلقہ مقامات پر کلامی مباحث کو بیان کیا گیا ہے۔ کلامی مباحث کے ذیل میں گمراہ فرقوں کا بیان، عقل و نقل سے دلائل نقل کئے گئے ہیں۔ جن مباحث میں اہلِ سنت والجماعت کے درمیان اختلاف موجود ہے وہاں تطبیق کی بھرپور کوشش کی گئی ہے اور اسے نزاعِ لفظی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس مقالہ میں کلامی مباحث کے بیان میں علامہ شبیر عثمانی کے منہج و اسلوب کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

مولانا شبیر احمد عثمانی فتح الملہم میں کلامی مباحث کے ذیل میں قرآنِ کریم کی آیات سے کثرت سے استشہاد کرتے ہیں۔ کسی بھی مسئلہ کے ذیل میں فریقِ مخالف کو قرآنِ کریم سے دلائل پیش کرتے ہیں۔ مثلاً دہریت کے رد میں قرآن کریم کی بے شمار آیات ذکر کی ہیں جن میں

---

[3] کمال الدین احمد الحنفی البیاضی ، اشارات المرام من عبادات الامام ،(مصطفی البابی الحلبی القاهره،1949ء)،ص:،29،28

[4] محمد انوار الحسن انور قاسمی ،کمالات عثمانی، (اداره تالیفات اشرفیه چوک فواره ملتان پاکستان، جمادی الاخریٰ 1427ھ)،ص:209

کائنات میں غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔ سورۃ بقرہ، سورہ النباء، سورۃ واقعہ، سورۃ نوح وغیرہ سے کائنات میں غور و فکر کرنے کی آیات، تمام دلائل کو بیان کرنے کے بعد توحید باری تعالیٰ سے متعلق دلائل میں مولانا دہریت کے متعلق لکھتے ہیں کہ جب انسان اپنی عقل سے اللہ کی خلق کے عجائب دیکھتا ہے تو ایک ادنی سے ادنی عقل رکھنے والا شخص بھی اللہ رب العزت کے صانع ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ اسلام ہمیں قرآن کی آیات پر غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ جو بھی قرآنی آیات پر غور و فکر کرتا ہے اور پھر کائنات میں ان آیات کا مشاہدہ کرتا ہے وہ پکار اٹھتا ہے کہ ہر چیز کی ایک تقدیر (اس کے رنگ، حجم، کام کی تقسیم، زندگی، موت اور دیگر چیزوں سے متعلق) مقرر ہے جو خالق کے ہونے پر گواہی دیتی ہے۔[5]

(أَفِي ٱللَّهِ شَكّٞ فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ[6])

کیا اللہ کے بارے میں شک ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو بنایا۔

مولانا شبیر احمد عثمانی کے مطابق الہ کا تصور انسانی کے ذہن میں پیدائشی طور پر موجود ہے۔ اللہ رب العزت نے عہدِ الست کے ساتھ ہی انسان میں اس تصور کو گاڑھ دیا۔ اسی لئے انبیاء کرام کو مبعوث کیا گیا کہ وہ لوگوں کو توحید کی دعوت دیں اور کہیں لا الہ الا اللہ۔ کسی بھی نبی کو یہ حکم نہیں دیا گیا کہ وہ کہیں لنا الہ، وللعالم الہ کیونکہ یہ تو انسان کی پرورش کے آغاز سے ہی اس کے ذہن میں موجود ہے کہ اس کائنات کا کوئی نہ کوئی پیدا کرنے والا ہے لیکن اکثریت کائنات کے اس ایک الہ کے ساتھ شرک کی مرتکب ہوئی۔[7]

ایمان کا محل قلب ہے اس کے متعلق قرآن کریم سے بکثرت استشھاد کرتے ہیں۔

(أُوْلَٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ ٱلۡإِيمَٰنَ[8])

ان کے دلوں میں اللہ نے لکھ دیا ہے ایمان۔

(مِنَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓاْ ءَامَنَّا بِأَفۡوَٰهِهِمۡ وَلَمۡ تُؤۡمِن قُلُوبُهُمۡۛ[9])

وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اپنے منہ سے حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے۔

بہترین دلائل قرآن کریم کے دلائل ہیں، مولانا فتح الملہم میں یہ دلائل بکثرت ذکر کرتے ہیں۔ خواہ معاملہ عقائد کا ہو یا رسالت کا یا کسی اور کلامی مسئلے کی بات ہو۔

احادیث نبویہ ﷺ سے استشہاد:

قرآن حکیم کے ساتھ احادیث مبارکہ ادلہ میں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ احادیث میں دین کے بہت سے پوشیدہ گوشوں کے متعلق رہنمائی ملتی ہے۔ مولانا اپنے مؤقف کو سمجھانے کے لئے ایک مضمون کی احادیث مبارکہ بیان کرتے ہیں تاکہ نفس مضمون کی وضاحت کھل کر ہو جائے۔ ایمان اور اسلام دو علیحدہ چیزیں ہیں اس کو مؤقف کو سمجھانے کے لئے مولانا لکھتے ہیں کہ احادیث میں ایمان اور اسلام کو اکثر علیحدہ علیحدہ بیان

[5] شبیر احمد عثمانی ،فتح الملهم بشرح صحیح الامام مسلم (دارالقلم دمشق،الطبعة الاولیٰ 2006ء)،ج:1،ص:326

[6] القرآن،14::10

[7] فتح الملهم بشرح صحيح الامام مسلم ،ج:1،ص:326

[8] القرآن،22:58

[9] القرآن،41:5

کیا گیا ہے اکثر احادیث اس مفہوم کی ملیں گی جس میں سائل سوال کرتے ہیں ای الایمان افضل جبکہ بہت سی احادیث میں ای الاسلام افضل جیسے سوالات کا جواب دیا گیا ہے۔[10]

اسی طرح ایک جگہ فرماتے ہیں کہ بعض فرقوں کے نزدیک وہ شخص جو ایمان لائے پھر کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ اس کا رد ایک حدیث سے پیش کرتے ہیں اور اس حدیث کی طرف یہ لکھ کر اشارہ کرتے ہیں کہ معتزلہ وغیرہ کی یہ مراد غلط ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی احادیث میں موجود ہے کہ جس کے دل میں ایمان ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا جیسا کہ حدیث ابوذر میں بیان کیا گیا ہے۔[11]

اسی طرح ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اس کے ذیل میں اکثر احادیث سے استشہاد کرتے ہیں جن میں مضمون ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک لونڈی لائی گئی جس سے نبی کریم ﷺ نے سوالات کئے کیا تم گواہی دیتی ہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے جواب دیا جی ہاں۔ کیا تم گواہی دیتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے جواب دیا ہاں، فرمایا کیا موت اور اس کے بعد جی اٹھنے پر ایمان رکھتی ہو اس نے کہا جی ہاں[12]۔ کتاب مجمع الزوائد سے اسی مضمون کی مختلف احادیث ذکر کرتے ہیں۔[13] فتح الملہم میں صحیح احادیث سے استشہاد بہت سے مقامات پر دیکھنے کو ملتا ہے۔

اقوال سلف سے استشہاد:

مضمون پر بحث کرتے ہوئے سلف صالحین کے اقوال کو بھی بکثرت نقل کرتے ہیں۔ مثلا توحید باری تعالیٰ پر دلائل نقل کرتے ہوئے مولانا نے پہلے آیاتِ قرآنیہ بیان کیں اور پھر امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ کے اقوال ذکر کئے۔[14]

اگر سلف صالحین کا کسی مسئلہ میں اختلاف ہو تو مولانا اس کا بھی تذکرہ فرماتے ہیں اور اکثر ان مباحث کا ملخص پیش کر دیتے ہیں یا مطلوبہ کتاب کی جانب اشارہ فرما دیتے ہیں مثلا معجزات سے متعلق بحث میں فرماتے ہیں کہ جو اس کی مزید تفصیل جاننا چاہتا ہو وہ حافظ ابن تیمیہؒ کی شرح العقیدۃ الاصفہانیۃ کی طرف رجوع کرے۔[15]

---

[10] فتح الملهم، ج:1، ص:303

[11] فتح الملهم، ج:1، ص:304؛ ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے جسم مبارک پر سفید کپڑا تھا اور آپ سو رہے تھے پھر دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس بندہ نے بھی کلمہ «لا إله إلا الله» ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں'' کو مان لیا اور پھر اسی پر وہ مرا تو جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو، میں نے پھر عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو۔ فرمایا چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو۔ میں نے (حیرت کی وجہ سے پھر) عرض کیا چاہے اس زنا کیا ہو یا اس نے چوری کی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہے اس نے زنا کیا ہو چاہے اس نے چوری کی ہو۔ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بعد میں جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ابوذر کے «على رغم» («وإن رغم أنف أبي ذر.») ضرور بیان کرتے۔ ابو عبداللہ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا یہ صورت کہ (صرف کلمہ سے جنت میں داخل ہو گا) یہ اس وقت ہو گی جب موت کے وقت یا اس سے پہلے (گناہوں سے) توبہ کی اور کہا کہ «لا إله إلا الله» اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ بخاری، ابو عبدالله محمد بن اسماعیل، صحيح بخاری، (دار طوق النجاة – بيروت، ١٤٢٢)، ج:7، ص:149، كتاب اللباس، باب الثياب البيض، ح:5827

[12] على بن ابى بكر بن سليمان الهيثمى، مجمع الزوائد، (مكتبة القدسي، القاهرة، 1414ھ)، كتاب الايمان، باب فيمن يشهد ان لا اله الا الله، ح:41

[13] فتح الملهم، ج:1، ص: 306

[14] فتح الملهم، ج:1، ص:327

[15] فتح الملهم، ج:1، ص:357

اسی طرح معراج کی رات نبی ﷺ نے اللہ کو دیکھا یا نہیں اس سلسلے میں مولانا انور شاہ کشمیری کی سورۃ نجم کی تفسیر نقل کرتے ہیں جس میں سورۃ میں ضمائر کی تشریح پیش کی گئی ہے اور موقف اپنایا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات اللہ کو دل کی آنکھ سے دیکھا۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کا استدلال اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت اور اختلاف پر بحث کرتے ہیں اور ابن مسعود، ابوذر، عروہ بن زبیر، کعب الاحبار، زھریؒ وغیرہ کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ابن خزیمہ، قرطبیؒ، ابن حجر، امام نووی کے اقوال و مباحث ان کی کتب کا حوالہ دے کر ذکر کرتے ہیں۔[16]

اقرار باللسان ایمان کے لئے شرط ہے یا رکن اس موضوع کے تحت امام ابو حنیفہؒ، اشعری، ابو منصور ماتریدی، ابن ھمام، امام غزالی، اور ابن تیمیہ کے اقوال ذکر کئے ہیں۔[17]

مولانا جابجا اپنی تصانیف کا تذکرہ بھی کرتے ہیں جہاں کلامی مباحث پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے تاکہ قاری بدرجہ اتم ان مقامات سے استفادہ کر سکے۔ مثلاً علامہ شبیر احمد عثمانی فتح الملھم میں ذکر کرتے ہیں کہ معجزات سے متعلق مکمل بحث خوارق عادت رسالے میں جمع کر دی ہے جس میں معجزہ نبوت کی تصدیق کی دلیل ہے، اور یورپ کی تقلید میں معجزے کے رد میں اٹھنے والے دلائل کا کافی و شافی جواب دیا گیا ہے اس بحث کے لئے وہاں رجوع کیا جائے[18]

نفسِ مضمون پر بحث و تمحیص:

جن مسائل کا ذکر فتح الملھم میں کیا گیا ہے ان پر سیر حاصل گفتگو بھی کی گئی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ مختلف کتب کی طرف اشارے بھی موجود ہیں جن سے قاری مزید مباحث پڑھ سکتا ہے۔ ایمان سے کیا مراد ہے مولانا فرماتے ہیں:

یہ بحث تین مراحل پر مشتمل ہے، ایک یہ کہ ایمان سے لغت میں کیا مراد ہے؟ دوسرا یہ کہ شریعت میں اس سے کیا مراد ہے؟ اور اس کا اطلاق کن چیزوں پر ہوتا ہے؟ تیسرا یہ کہ ایمان اور اسلام کا حکم شرعی کیا ہے؟ ان تینوں مباحث کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔[19]

تطبیق بین المسالک:

مولانا کی ایک اہم خصوصیت تطبیق بین المسالک ہے۔ اہلِ سنت والجماعت کا جن مسائل میں اختلاف واقع ہوا ہے مولانا اس کی تطبیق پیش کرتے ہیں اور اکثر مقامات پر کچھ اقوال کی توجیہ کرتے ہیں۔ مثلاً اہل سنت والجماعت میں احناف و محدثین کے درمیان ایک بڑا اختلاف اس بات میں ہے کہ عمل ایمان کا جزو ہے یا فرع۔

احناف اعمال کو ایمان کا جزو نہیں مانتے جبکہ محدثین کے مطابق اعمال ایمان کا جزو ہیں۔ مولانا اس کی تطبیق یوں کرتے ہیں کہ محدثین کا سامنے مرجئہ تھے جن کے مطابق اعمال کی کوئی حیثیت نہیں لہذا وہ اعمال کی حیثیت کو بالکل گرا دیتے تھے۔ جبکہ احناف کا مقابلہ معتزلہ کے ساتھ تھا جن کے مطابق گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر ہے۔ لہذا ہر ایک نے اپنے ماحول اور مخالف کے مطابق ایمان کی توجیہ پیش کی۔

---

[16] فتح الملھم، ج:2، ص:197-190

[17] فتح الملھم، ج:1، ص:307-306

[18] فتح الملھم، ج:1، ص:357

[19] فتح الملھم، ج:1، ص:303-301

تصدیق بالقلب بالکل اس سر کی مانند ہے جو وجودِ انسانی کے لئے ضروری ہے۔ جبکہ بقیہ طاعات اطراف ہیں بعض بعض سے اعلیٰ ہیں۔ جیسا کہ آپ ﷺ کی ایک حدیث کے مطابق زانی زنا کے وقت مومن نہیں رہتا[20] لیکن صحابہ نے اس سے وہ مراد نہیں لی جو معتزلہ اور خوارج نے لی ہے ان کے مطابق وہ زنا سے انسان ایمان سے بالکل خارج ہو جاتا ہے۔ جبکہ صحابہ نے اس سے مراد یہ لیا ہے کہ اس کا ایمان اس وقت ناقص ہوتا ہے کامل نہیں ہوتا۔ جیسے ایک انسان کا سر نہ ہو تو ہم اسے انسان نہیں کہیں گے لیکن اگر کسی انسان کے ہاتھ نہ ہوں تو ہم یہ نہیں کہیں گے کہ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ہم کہیں گے کہ اس میں نقص ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس کو ایسے بیان کیا ہے کہ ایمان کی بہت سی شاخیں ہیں اس کی مثال ایک درخت کی مانند ہے جیسے درخت میں تنا، بڑی چھوٹی شاخیں، پھول، پھل، پتے یہ تمام چیزیں شامل ہیں۔ اگر ان میں سے کچھ کاٹ لی جائیں تو اسے ناقص شجر کہا جائے گا لیکن اگر اس کا تنا ہی کاٹ دیا جائے تو اصل ہی ختم ہو جائے گی۔ اسی طرح ایمان کے مراتب ہیں کچھ ارکان جو ستون کی مانند ہیں۔ جبکہ کچھ اس کی شاخیں ہیں۔[21]

مولانا صاحب اس کا نتیجہ یہ اخذ کرتے ہیں کہ اعمال ایمان کا جزو ہیں یا نہیں یہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک ایک لفظی اختلاف ہے۔ ایمان کے ساتھ عمل کو جزو ماننا در حقیقت ایمان کو اس درجے پر پہنچا دیتا ہے جو سابقون الاولون کا ہے یہاں امام غزالی کی وہ تعبیر مراد لی جاسکتی ہے کہ ایک انسان کے تمام اعضاء سے وہ انسان ایک کامل انسان کہلاتا ہے لیکن اگر اعضاء مکمل نہ ہو تو وہ انسان ناقص کہلائے گا۔[22]

اور وہ جو اعمال کو جزو نہیں مانتے اور اعمال کو فروع کا درجہ دیتے ہیں وہ شاہ ولی اللہ کی یہ تعبیر لیتے ہیں کہ اعمال کی مثال درخت کی شاخوں کی مانند ہے۔ جبکہ مولانا صاحب کا مؤقف یہ ہے کہ ہمارے نزدیک اعمال کی نسبت ایمان کی طرف، ایسے نہیں جیسے جزو کی نسبت کل کی طرف ہے، بلکہ یہ ایسے ہے جیسے فرع کی نسبت اصل کی طرف ہے یا جیسے بدن کی روح کی طرف نسبت ہے جیسے روح سے خالی بدن کی کوئی حیثیت نہیں اسی طرح محض روح بدن کے بغیر بعض مطلوبہ کام سرانجام نہیں دے سکتی اسی طرح ایمان کے بغیر اعمال کی کوئی حیثیت نہیں لیکن ایمان عمل کے بغیر کسی درجے میں معتبر ہے مگر مکمل نہیں ہے۔ لہذا یہ محض اختلاف انظار ہے اختلاف ثمرات نہیں۔ بالکل ایسے ہی جیسے ایک گھر ہو لیکن اس کے کئی دروازے ہوں جس سے چاہیں داخل ہو جائیں۔

جبکہ اہلِ سنت والجماعت، معتزلہ، خوارج اور مرجئہ کے درمیان جو نزاع ہے وہ نزاعِ حقیقی ہے۔[23]

مولانا کے نزدیک بہت سے اختلافی مسائل کی حقیقت محض لفظی ہے، حقیقی نہیں۔ اگر اسلاف کے اقوال کو جمع کیا جائے اور ان میں غور و فکر کیا جائے تو اس اختلاف کی حقیقت واضح کی جاسکتی ہے۔

دلائل عقلیہ سے استدلال: اللہ نے انسان کو عقل سے نوازا، سلیم فطرت اور سلیم عقل انسان کو راہِ راست پر رکھتی ہے جبکہ عقل کی برتری کو ماننا اور وحی کا انکار کرنا انسان کو راہِ راست سے بھٹکا دیتا ہے۔ اللہ نے بھی انسان کو سمجھانے کے لئے قرآن میں دلائلِ عقلیہ نازل کئے اور عقل سے غور و فکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ مولانا صاحب نے فتح الملہم میں بہت سی جگہوں پر دلائلِ عقلی پیش کئے ہیں، مثلاً:

---

[20] بخاری، کتاب الحدود، باب الزنی و شرب الخمر، ح:6772

[21] شاہ ولي الله الدهلوي،أحمد بن عبد الرحيم،حجة الله البالغة، (دار الجيل، بيروت – لبنان،طبع اولیٰ 2005ء)،ج:1،ص:277،278

[22] محمد بن محمد الغزالی ،قواعد القواعد، (عالم الکتب – لبنان،1405ھ)،ص:259؛ غزالی، ابوحامد محمد بن محمد، احیاء علوم الدین،(دار المعرفة – بیروت،س ن)،ج:1،ص:120

[23] ملخص از فتح الملھم، ج:1۔ص: 157

مولانا فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے شر کو پیدا کیا لیکن اس کے پیچھے اس کی حکمتِ عظیمہ ہیں جن کا احاطہ کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔اور اس کو ایک مثال سے سمجھاتے ہیں:

"اس کی مثال بالکل اس دوا کی مانند ہے جو حد درجہ ناپسندیدہ ہو لیکن معلوم ہو کہ اسی میں شفاء ہے،اور خراب عضو کے کاٹنے کو ناپسندیدہ شمار کیا جاتا ہے لیکن معلوم ہے کہ اس کے کاٹنے میں جسم کی بقاء ہے اور طویل مشقت بھرا سفر طبیعت پر گراں ہے لیکن معلوم ہے کہ اس سے اپنی منزل پر پہنچا جا سکتا ہے۔جب بندہ ان ناپسندیدہ چیزوں کو ظن غالب کی بنا پر اختیار کر لیتا ہے تو اللہ پر تو انجام بھی مخفی نہیں۔اللہ کا کسی چیز کو ناپسند کرنا اس کے غیر کی طرف ارادے اور وسیلے ہونے کے منافی نہیں ہے۔"[24]

یہاں مولانا ایک جسمانی مثال کے ذریعے اللہ کی حکمت کو سمجھاتے ہیں کہ جس طرح دوائیں، سرجری انسان کو ناپسند ہے لیکن انسانی صحت کے لئے ضروری ہیں اسی طرح شرور کی پیدائش میں کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

ایسی بہت سی مثالیں ہمارے ارد گرد بکھری پڑی ہیں کہ قدرت ایک کام ایک خاص طریقے پر کرتی ہے لیکن وہی کام اس خاص طریقے کے بغیر بھی کر سکتی ہے۔اگر ہم خدا کو بھی قوانین کا پابند کر دیں گے تو اس کی خدائی میں نقص آئے گا جو کسی طرح درست نہیں۔خوارق عادت میں اس بات کو یوں سمجھایا گیا ہے:اس کی مثال یوں دی جا سکتی ہے کہ قادر مطلق کی عادت جاری ہے کہ بچہ رحمِ مادر سے پیدا ہوتا ہے لیکن اس عادتِ مستمرہ کے خلاف رحم اور نطفہ کے توسط کے بدون انسان پیدا کرنا بھی قدرتِ خدا ہے آخر ابتدائے آفرینش میں انسان ایسے ہی پیدا کیا گیا سبب و مسبب اور علت و معلول کے تمام سلاسل کو کسی ایسی حد پر ختم کرنا ضروری ہے جہاں خلاق عالم کا دست قدرت اسباب و وسائط کو چھوڑ کر براہ راست کسی چیز کو موجود کرتا ہے۔[25]

اس طرح کی بے شمار مثالیں فتح الملہم میں بکھری ہوئی ہیں جہاں مولانا شبیر احمد عثمانی دلائل عقلیہ سے مخالف کے دلائل کا رد اور اپنے مؤقف کو مضبوط کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں لوگوں کے عقائدِ باطلہ کی درستگی کے لئے ایک طرف ان کے عقائدِ باطلہ کا تذکرہ فرمایا اور دوسری طرف ان عقائدِ باطلہ کو دلائل کے ذریعہ رد کیا۔اور یہی ایک مبنی بر انصاف طریقہ بھی ہے۔مسلمانوں کو بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دونوں کاموں کا ساتھ ساتھ حکم دیا گیا ہے۔مولانا صاحب نے بھی فتح الملہم میں جہاں اہلِ سنت والجماعت کا مؤقف بیان کیا ہے وہیں باطل فرقوں کے عقائد بیان کرکے ان کی تردید بھی پیش کی ہے۔

ایمان سے متعلق مباحث اور فرق باطلہ:

مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں بعض فرقوں کے نزدیک بعض کبائر کا مرتکب یا مطلق کبائر کا مرتکب ایمان سے خارج ہو جاتا ہے، معتزلہ کے نزدیک وہ ایمان سے تو خارج ہو جاتا ہے لیکن کفر میں داخل نہیں ہوتا بلکہ ایسے شخص کو ہم فاسق کا نام دیں گے اور منزلۃ بین المنزلتین ہوگا۔وہ مخلد فی النار ہوگا۔جبکہ خوارج کا مؤقف ہے کہ وہ ایمان سے خارج اور کفر میں داخل ہو جائے گا اور تمام کفار کی مانند جہنم میں داخل

[24] فتح الملہم،ج:1،ص:331

[25] شبیر احمد عثمانی، خوارقِ عادت، تالیفات عثمانی،(ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور ،ستمبر 1990ء)،ص: 108

ہو گا۔[26] باطل فرقوں کے عقائد ذکر کرنے کے بعد مؤلف علامہ ابن تیمیہؒ کا ایک قول نقل کرتے ہیں اور ان فرقوں کا رد کرتے ہیں۔اس قول کا خلاصہ یہ ہے کہ خوارج و معتزلہ کا یہ قول جس کے مطابق کبائر کا مرتکب دین اسلام سے خارج اور تخلد فی النار ہو گا ایک بدعت ہے اہلِ سنت والجماعت میں سے کسی نے یہ قول اختیار نہیں کیا۔ بلکہ صحابہ اور سلف صالحین اس بات پر متفق ہیں کہ وہ شخص جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا۔ اور اس بات بھی اسلاف کا اتفاق ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی امت کے ان لوگوں کی بھی شفاعت کریں گے جو اہلِ کبائر ہوں گے۔ یہ خوارج کی صریح بدعت ہے کہ وہ ایک مسلمان کو گناہ کے سبب کافر قرار دیتے ہیں اور معتزلہ بھی بدعت کا شکار ہیں کہ ان کے نزدیک کبائر کے مرتکب کا ایمان سلب کر لیا جاتا ہے جبکہ اہلِ سنت والجماعت کا مؤقف ہے کہ کبائر کا مرتکب شخص ناقص الایمان ہے وہ اپنے ایمان کے سبب مومن ہے۔ کبائر کے ارتکاب کے سبب فاسق ہے۔[27]

مولانا نے چند الفاظ کے قول کا انتخاب کر کے باطل فرقوں کی تردید اور اہلِ سنت والجماعت کا مؤقف پیش کر دیا۔ جس کے مطابق خوارج و معتزلہ کے اس عقیدہ کو بدعت قرار دیا گیا جبکہ اہلِ سنت والجماعت کا مؤقف پیش کیا گیا کہ ایسا شخص اپنے ایمان کے سبب مومن ہے لیکن اپنے کبائر کے سبب فاسق ہے۔ اس کو خارج از ایمان ہر گز نہیں کہا جائے گا۔ کسی مسلمان کی کبیرہ گناہ کے سبب تکفیر نہیں کی جا سکتی اسلاف اس بات پر متفق ہیں۔

اعمال سے متعلق مباحث اور فرقِ باطلہ:

کچھ فرقوں نے اعمال کو بہت زیادہ اہمیت دی اور کچھ نے اعمال کا درجہ بالکل ہی گھٹا دیا۔ ایسے تمام فرقے غلو کا شکار ہوئے اور صراطِ مستقیم سے بھٹک گئے۔ مولانا شبیر احمد عثمانی ان فرقوں کے عقائد ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

معتزلہ کے مطابق کبائر سبب ایمان کا باعث ہیں۔ اگر کوئی شخص دل سے تصدیق کرے، زبان سے شہادت دے لیکن نماز کا وقت پائے اور ادا نہ کرے تو وہ مخلد فی النار ہو گا۔ اس فرقے نے اعمال کی حیثیت کو بہت بڑھا دیا۔[28]

مولانا فرماتے ہیں احناف کا مؤقف ہے کہ اعمال نفس ایمان کا رکن نہیں ہیں اور نہ ہی اس کے وجود کے لئے شرط ہیں۔ لہذا اعمال کے فوت ہونے سے کوئی شخص مخلد فی النار قرار نہیں دیا جا سکتا۔[29]

اعمال کا ایمان کے جز ہونے کی حیثیت سے مولانا کا رجحان احناف کی طرف ہے۔ احناف کے مطابق اعمال ایمان کا رکن نہیں لیکن مولانا شبیر احمد ساتھ ہی باطل فرقوں کی تردید بھی کرتے ہیں جن کے مطابق اعمال کی کوئی حیثیت نہیں اور وہ تمام فرقے جن کے مطابق گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر ہے۔

---

[26] فتح الملهم، ج:1، ص:304

[27] فتح الملهم، ج:1۔ص:304؛ ابن تیمیه، تقی الدین احمد بن عبدالحلیم، مجموع القتاوىٰ، (مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المدينة النبوية، المملكة العربية السعودية، 1995ء)، ج:7، ص:222

[28] فتح الملهم، ج:1، ص:304

[29] فتح الملهم، ج:1، ص:304

تقدیر سے متعلق فرقوں کا ذکر:

علامہ شبیر احمد عثمانی قدر سے متعلق فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تقدیر پر سب سے پہلے گفتگو کرنے والا معبد الجہنی تھا جس کا تعلق حسن بصری کی مجلس سے تھا اور کچھ کے مطابق مجوسیوں میں سے ایک شخص تھا جس کا نام سیبویہ تھا یہ عراق کا رہائشی تھا۔اس کے بعد معبد الجہنی اور غیلان جیسے لوگ اس راہ پر چل پڑے ان کے عقائد میں شامل تھا کہ اللہ بندوں کے اعمال کو ان کے وقوع سے پہلے نہیں جانتا بلکہ یہ وقوع کے بعد اس کے علم میں آتے ہیں۔ خلفائے راشدین کے دور میں تقدیر کا کسی نے انکار نہیں کیا لیکن بعد میں یہ بدعت ایجاد ہوئی اور لوگوں نے تقدیر کا انکار کرنا شروع کیا صحابہ کرامؓ نے اس کا بھرپور رد کیا۔ مولانا عثمانی قدریہ کو قدریہ نام کی طرف منسوب کرنے کی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ اھلِ حق اپنے امور کو اللہ کی طرف تفویض کرتے تھے جبکہ یہ لوگ اپنے افعال وامور کو اپنے نفسوں کی طرف تفویض کرتے تھے۔اس وجہ سے ان کا نام قدریہ رکھ دیا گیا[30]۔ نبی کریم ﷺ کی حدیث کے مطابق قدریہ اس امت کے مجوس ہیں۔[31] مولانا شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو اس بات کا اقرار کریں کہ عالم کے واقعات وقوع پذیر ہونے سے پہلے اللہ کے علم میں نہیں ہوتے وہ کافر ہیں۔[32]

اللہ رب العزت نے کائنات کی تخلیق سے پہلے ہی اس کی تقدیر کو لکھ دیا تھا۔اور اللہ عالم الغیب والشھادۃ واقعات کو ان کی جزئیات سمیت جانتا ہے۔ لیکن بہت سے فرقے اس معاملے میں کجی تلاش کرتے ہیں۔ مولانا شبیر احمد عثمانی جبریہ اور قدریہ کا رد فرماتے ہیں اور اہل سنت والجماعت کا موقف بھی پیش کرتے ہیں۔

ملحدین کا رد:

مولانا شبیر احمد عثمانی نے اپنی کتاب میں زنادقہ کا بھی بھرپور رد پیش کیا ہے۔اس سلسلے میں آیات کونیہ وشرعیہ دونوں سے استدلال کیا ہے۔[33] اسلاف میں ایسی مثالیں بکھری پڑی ہیں کہ انہوں نے توحید باری تعالی کے لئے آیاتِ کونیہ کی طرف توجہ دلائی جبکہ شرعی آیات بھی بکثرت موجود ہیں۔اس سلسلے میں اسلاف کے اقوال پیش کرتے ہیں امام مالکؒ،امام ابو حنیفہؒ،امام احمد بن حنبلؒ،امام شافعیؒ کے اقوال کا تذکرہ کرنے کے بعد ذکر کرتے ہیں کہ اسلاف کے مزید اقوال کے لئے تفسیر ابن کثیر کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔[34]

شرک کا رد :

مولانا نے جہاں وجودِ باری تعالی پر دلائل دیے ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ اس کائنات کا ایک بنانے والا ہے۔ وہیں ان لوگوں کا رد بھی پیش کیا ہے جن کے مطابق کائنات کو چلانے والے ایک سے زیادہ خدا ہیں۔ مولانا شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

---

[30] فتح الملهم،ج:1،ص:322

[31] سنن ابی داؤد،كتاب السنة، باب فى القدر،ح:4692

[32] فتح الملهم،ج:1،ص:323

[33] فتح الملهم،ج:1،ص:327-325

[34] أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي،تفسير القرآن العظيم المعروف تفسير ابن كثير،(دار الكتب العلمية، منشورات محمد علي بيضون – بيروت،1419ھ)،ج:1،ص:106؛فتح الملهم،ج:1،ص:326

اگر صرف یہ تصور کیا جائے کہ اس کائنات کو چلانے والے دو خدا ہیں جو کمال کے درجے کو پہنچے ہوئے ہیں تو عین ممکن ہے کہ دونوں میں مخالفت جنم لے، ایک کسی چیز کے فناء کا ارادہ کرے جبکہ دوسرا اس کو باقی رکھنا چاہے۔ اور یوں فساد واقع ہوگا۔ دو کامل و قادر الٰہ کے وجود کو عقل بھی تسلیم نہیں کرتی۔ اس کائنات کا نظم وضبط اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ کائنات کا ایک ہی خدا ہے۔[35]

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس مضمون کو یوں ارشاد فرمایا ہے:

''لَوۡ كَانَ فِيهِمَآ ءَالِهَةٌ إِلَّا ٱللَّهُ لَفَسَدَتَاۚ فَسُبۡحَٰنَ ٱللَّهِ رَبِّ ٱلۡعَرۡشِ عَمَّا يَصِفُونَ''[36]

اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا بھی کوئی الٰہ ہوتا تو ان دونوں میں فساد برپا ہو جاتا۔ پس پاک ہے اللہ عرش کا رب اس سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔

عزیریہ فرقے کا رد:

فتح الملہم میں احادیث کے ذیل میں کچھ ایسے فرقوں کا رد بھی موجود ہے جو بہت مشہور تو نہیں لیکن غلط عقائد رکھتے ہیں مثلاً علامہ شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں کہ یہود میں ایک فرقہ عزیرؑ کو ابن اللہ مانتا ہے حالانکہ یہ جھوٹ ہے۔ مجھے میرے بعض ثقات کبائر نے اطلاع دی کہ جب ہم نے اس جماعت کا مشاہدہ کیا تو وہ جماعت انتہائی ذلیل و پستی کی زندگی گزار رہی تھی۔ حالانکہ اللہ اس بات سے پاک ہے کہ اس کے لئے اولاد ہو۔[37]

براہمہ کا رد:

مولانا شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں کہ ھند میں ایک گروہ برھمہ سماج کا ماننا ہے کہ انبیاء کی بعثت کی کوئی ضرورت نہیں۔ انسان کے پاس عقل موجود ہے اور وہ اس سے اچھے برے کی تمیز بخوبی کر سکتا ہے۔ مولانا اس کا جواب دیتے ہیں کہ عقل ایسے کاموں کی طرف رہنمائی نہیں کر سکتی جو آخرت میں نجات دینے والے ہوں۔ اس کی مثال یوں سمجھیے کہ آپ کے پاس عقل موجود ہے لیکن اس کے باوجود بیماری کی حالت میں طبیب سے رجوع کرتے ہیں کیونکہ محض عقل کی بناء پر مفید ادویہ تک آپ کو رہنمائی نہیں مل سکتی۔ پس مخلوق کو انبیاء کی بعثت کی ضرورت کیوں ہے اسے اسی طرح سمجھیے کہ مخلوق کو اطباء کی ضرورت کیوں ہے۔

اس کے بعد مولانا ایک اہم نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ایک سچا طبیب اپنے تجربات سے پہچانا جاتا ہے اور نبی کی سچائی کو معجزے سے جانا جاسکتا ہے۔[38] مولانا انبیاء کی بعثت کے بہت سے عقلی نکات پیش کرتے ہیں مثلاً اللہ کی عبادت کے وہ طریقے جن سے وہ راضی ہو اور جو اسے مطلوب ہوں وہ نبی کے بغیر معلوم نہیں کئے جا سکتے۔ اللہ کا ایک نام رحمن ہے اور اس نے جس طرح زمین کی نشو نما اور خوراک کے لئے بارش کا انتظام کیا اسی طرح ارواح و قلوب کی حیات کے لئے انبیاء کو بھیجا۔ عقل سلیم کے مالک انسان میں اللہ کی محبت، شکر، اور خشیت تو فطری طور پر موجود ہوتی ہے لیکن اللہ کی عبادت کا وہ طریقہ جس سے وہ راضی ہو یہ رسول کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتا۔ پس جس نے رسول کا انکار کیا اس نے مرسل کا انکار کیا اور اسی لئے اللہ نے رسولوں کے انکار کو کفر قرار دیا ہے۔[39]

---

[35] فتح الملہم، ج:1، ص:352

[36] القرآن، 22:21

[37] فتح الملہم، ج:1، ص:371

[38] فتح الملہم، ج:1۔ص:329

[39] فتح الملہم، ج:1۔ص:329

خلاصہ بحث:

عقائد کو عقلی و نقلی بنیادوں پر مدلل انداز میں پیش کرنا اور دیگر گمراہ فرقوں سے مباحثہ علم الکلام کا حصہ ہے۔ صحیح مسلم کی بہت سی شروحات لکھی گئیں جن میں عقائد پر سیر حاصل کلام کیا گیا۔ باطل فرقوں کا تعارف، رد اور اسلام کے خالص عقائد کو پیش کیا گیا۔ فتح الملھم، شرح صحیح مسلم حنفی مسلک کی پہلی شرح ہے جس میں مضامین کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس شرح میں اصولِ حدیث، علم جرح و تعدیل، لغوی و نحوی مباحث، علم الکلام کے مباحث، فقہی مباحث، سلف صالحین کے اقوال، روایاتِ احادیث میں جمع و تطبیق، تخریج حدیث جیسے علوم کو جمع کر دیا گیا ہے جس کا مطالعہ طالبِ علم کے لئے نہایت مفید ہے۔

فتح الملھم میں کلامی مباحث، گمراہ اور باطل فرقوں کا بیان اور عقلی و نقلی دلائل سے ان کا رد موجود ہے۔ مصنف کا طرزِ تحریر منفرد نوعیت کا ہے۔ نفس مضمون پر سیر حاصل گفتگو کرنے کے ساتھ اہل سنت والجماعت کے درمیان اختلاف کو رفع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کلامی مباحث بیان کرتے ہوئے رسائل، کتب، کی طرف بھی رہنمائی کرتے ہیں جن میں متعلقہ مباحث تفصیل سے موجود ہوں۔ مولانا شبیر احمد عثمانی کسی مسئلے کے حل میں قرآن کریم سے دلائل پیش کرتے ہیں۔ احادیث نبویہ ﷺ سے جابجا استشھاد کرتے ہیں۔ اقوال سلف بکثرت ذکر کرتے ہیں اور ان کا موازنہ و تطبیق پیش کرتے ہیں۔ مختلف فرقوں کا تعارف اور ان کے عقائد کے ذکر کے بعد باطل عقائد کا نقلی و عقلی رد پیش کرتے ہیں۔ سائنس سے متاثر لوگوں کو سائنس سے دلیل دیتے ہیں۔ کلامی مباحث کے ضمن میں اس کتاب کا مطالعہ بلاشبہ مفید ہے۔